سے تغافل برتا تو اس کی بہت بڑی اور بھاری قیمت ہمیں ادا کرنی پڑے گی اور آنے والا وقت ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ یہ ایک ایسا اہم اور تجدیدی عمل ہے جس کی کامیابی پر انشاءاللہ اس ملک میں ملت اسلامیہ کی نشأۃ ثانیہ عمل میں آئے گی ہمیں سیاسی ہنگامہ آرائیوں کے بجائے اگلے پچیس پچاس سال تک یہ کام نہایت درجہ منظم طور پر اور پوری خاموشی کے ساتھ انجام دینا ہے۔ قوموں کی تقدیریں بدلنے کے لئے بجائے جذباتیت اور وقتی سیاست کے منصوبہ بند عمل کو اہمیت دینی چاہیئے۔ تب کہیں کوئی ٹھوس اور پائیدار نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ اس کام کے نتائج منصوبہ بند طریقے سے اگر نصف صدی میں بھی برآمد ہوجائیں تو یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ ہماری تمام توانائیاں اسی وجہ سے ضائع ہو رہی ہیں کیونکہ ہمارے پاس کام کرنے کا کوئی صحیح منصوبہ اور صحیح پلاننگ نہیں ہے۔ مسلمان چاہتے ہیں کہ بغیر کسی منصوبے کے تمام مقاصد راتوں رات حاصل ہوجائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ بات قانونِ فطرت اور تاریخی حقائق کے خلاف ہے۔ قوموں کے کردار اور ان کی نفسیات کو بدلنے کے لئے سخت محنت اور شدید جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا ہمیں کل کی کامیابی کے لئے آج بنیاد ڈالنی ہوگی۔

وقت کی اہم ضرورت

حاصل یہ کہ اسلامی قانون و شریعت عقلی خوبیوں اور حکمتوں سے بھرپور ہونے کی بنا پر ایک خدائی معجزہ نظر آتا ہے۔ مگر غیر مسلم تو درکنار آج خود مسلمان تک اسلامی قانون و شریعت اور ان کی خوبیوں سے ناواقف دکھائی دیتے ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت اس موضوع پر علمی و تحقیقی اعتبار سے غور و خوض اور ریسرچ کرکے جدید علوم کی روشنی میں اسلامی شریعت کی خوبیوں کو منظر عام پر لائے۔ یہ عصر جدید کی ایک اہم ترین ضرورت ہے۔ جو تجدیدی نوعیت کی ہے۔ اور اس راہ میں سخت محنت و جانفشانی کی ضرورت ہے کیونکہ اس راہ میں دنیا بھر کے مختلف قوانین اور مختلف تہذیبوں کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ جدید علوم و فنون اور جدید معلومات سے بھی مدد لینے کی ضرورت ہے

ظاہر ہے کہ جب تک اسلامی قوانین کا تقابل دیگر قوانین سے نہ کیا جائے اسلامی قوانین کی خوبیاں پوری طرح اجاگر نہیں ہو سکتیں۔ اور جب تک اسلامی قوانین کی حکمتیں اور اس کی خوبیاں پوری طرح اجاگر نہ ہوں خدائی قانون کا کمال اور اس کا معجزہ بھی ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اقوام عالم پر اسی طریقے سے حجت پوری ہو سکتی ہے۔ اور یہ قرآن حکیم کی نظر میں بہت بڑا جہاد ہے جو غیر مسلموں کے ساتھ قرآنی حقائق و معارف کے ذریعہ ہونا چاہئے۔ (فرقان ۵۲)

شریعت ہاؤس کس لئے؟

لہذا فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ نے اس سلسلے میں پیش رفت کرتے ہوئے "شریعت ہاؤس" کے نام سے ایک ایسا وسیع تحقیقی مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے ماتحت خاص کر اسلامی شریعت کی معقولیت اور برتری ثابت کرنے کے لئے ایسے قابل اور باصلاحیت علماء کو ملک کے کونے کونے سے تلاش کر کے اکٹھا کیا جائے جو اس کام کو انجام دینے کی اہلیت و قابلیت رکھتے ہوں، اور ان کی یکسوئی کے لئے اس مرکز میں ہر قسم کی سہولتیں فراہم کی جائیں تاکہ وہ بطور رفقاء اس خدمت کو بحسن و خوبی انجام دے سکیں۔ نیز اس کے ساتھ جدید علوم و مسائل سے واقفیت رکھنے والے اسلام پسند اصحاب اور رفقائے کار کی بھی ضرورت پڑے گی۔ اس طرح کام کرنے والوں کی ایک پوری ٹیم درکار ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عظیم کام کو انجام دینے کے لئے کافی وسائل کی ضرورت ہے۔ اور یہ کام اردو اور انگریزی کے علاوہ حسب سہولت دیگر زبانوں میں بھی انجام پائے گا۔ جو انشاء اللہ ہمارے روایتی قسم کے لٹریچر سے یکسر مختلف ہوگا۔ تاکہ موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کو نئے ڈھنگ اور نئے انداز میں مخاطب کر کے ان کے ذہن و فکر کو بدلا جا سکے۔ اور یہ ضرورت ہر دور میں باقی رہے گی۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

"اپنے رب کے راستے کی طرف (لوگوں کو) حکیمانہ طریقے اور دلنشین قول کے ذریعہ بلاؤ اور ان کے ساتھ بہترین طریقے سے مباحثہ کرو۔" (نحل ۱۲۵)

جدید علوم و مسائل سے استفادہ

ظاہر ہے کہ ہر دور اور ہر زمانے میں مختلف علوم و فنون میں غلبہ کے باعث لوگوں کا انداز فکر اور ان کے سوچنے اور سمجھنے کا ڈھنگ بدلتا رہتا ہے۔ بالفاظ دیگر قوموں کے عقلی مزاج اور ان کے فکری پیمانوں میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔ جس طرح کہ خود زبان و بیان اور اسلوب کلام میں بھی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا جب تک لوگوں کے ذہن و مزاج اور ان کی نفسیات کے مطابق اپنی بات مؤثر انداز میں پیش نہ کی جائے۔ مخاطب کے افکار و نظریات میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی، جب کہ قرآن حکیم میں ہمیں مخاطب کے ذہن و مزاج کے پیش نظر دلنشین، حکیمانہ اور مؤثر انداز اختیار کرنے اور بہترین طریقے سے مباحثہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں خود مخاطب کے علوم و مسائل اور اس کے افکار و خیالات سے بھی واقفیت ضروری ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ داعی کے لئے مدعو یعنی مخاطب قوم کے علوم و مسائل کو نظر انداز کرنا صحیح نہ ہوگا۔ ورنہ اپنی بات مؤثر اور کارگر نہیں رہے گی۔ اس اعتبار سے جدید علوم و مسائل سے بھی واقفیت بہت ضروری ہے، ورنہ یہ تحریک پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے:

"ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کی سمجھ کے مطابق گفتگو کریں۔" (کنز العمال)

اور اس سلسلے میں حضرت علیؓ سے مروی ہے:

لوگوں سے ان کے جانے بوجھے مسائل کے ذریعہ گفتگو کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلا دیا جائے؟" (کنز العمال)

فرقانیہ اکیڈمی کا ایک عظیم منصوبہ

الغرض فرقانیہ اکیڈمی کے پیش نظر اس سلسلے میں ایک وسیع منصوبہ ہے یعنی شریعت ہاؤس کے نام سے ہندوستان میں ایک ایسا عظیم الشان تحقیقی مرکز قائم کر دیا جائے تو متلاشیان علم اور علمائے محققین کا مرجع اور ماویٰ بن جائے۔ اور اس میں خاص کر شرعی مسائل و موضوعات پر تحقیقی کام کرنے والوں کو ترجیح دی جائے۔ شریعت ہاؤس کے ماتحت ایک عظیم الشان لائبریری

ایک آڈیٹوریم، چند لکچرز ہال، ایک مہمان خانہ اور تحقیقی کام کرنے والے طلباء کے قیام کیلئے چند کمرے ہوں۔ شریعت ہاؤس کے ماتحت وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر سمپوزیم اور سیمینار وغیرہ بھی منعقد کئے جائیں اور ان میں اعلیٰ لکچرز ہوں۔ مسلم ذوق اور خاص کر غیر مسلم تعلیم یافتہ طبقے کو مدعو کیا جائے تاکہ ان کی فکر کی تعمیر ہو سکے۔ نیز اس مرکز کے تحت عربی زبان و ادب کے کوچنگ کلاسس بھی چلائے جائیں تاکہ ایک پنت دو کاج کے مصداق کئی مقاصد حاصل ہوں۔

یہ عظیم الشان منصوبہ جب مکمل ہو جائے گا تو وہ انشاء اللہ ہندوستان کا ایک مثالی ادارہ ہوگا اور خدا نے چاہا تو وہ مسلمانانِ ہند کے لئے امید اور روشنی کی ایک کرن ہوگا اور پھر اس سے سارا جہان بھی مستفیض ہو سکے گا۔

زندہ قوموں کی علامت

آج ہندوستان میں ایک شریعت ہاؤس کا قیام مسلمانوں کی غیرتِ ملی کو للکار رہا ہے اور یہ ہمارے خوابوں کو حقیقت ثابت کرنے کی راہ میں انشاء اللہ اولین قدم ہوگا۔ لہذا ہمیں وقت کی نبض اور اس کی رفتار کو پہچانتے ہوئے موجودہ چیلنج کا مقابلہ زندہ قوموں کی طرح کرنا چاہئے ورنہ پھر خدانخواستہ اس ملک سے ہمارا نام و نشان تک مٹ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے کلام پاک میں صاف صاف طور پر متنبہ کر دیا ہے:

"پھر ہم نے ان (قوموں کو تباہ کرنے) کے بعد تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو؟" (یونس ۱۴)

یہ اللہ تعالیٰ کی ابدی سنت اور اس کا طریقۂ کار ہے کہ وہ دنیا کے اسٹیج سے ناکارہ قوموں اور ملتوں کو ہٹا کر نئی نئی اقوام کو زمین کی وارث سے نوازتا ہے اور انہیں ابھرنے اور عروج پانے کا پورا پورا موقع عنایت فرماتا ہے۔ مگر جب کوئی قوم خود اپنے آپ کو زمین کی جانشینی کے لئے نااہل ثابت کر کے دنیوی عیش و عشرت میں مست ہو جاتی ہے تو پھر اس کا تختہ پلٹ دیتا ہے۔ گویا کہ ہر قوم کی تقدیر خود اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرمان ربانی ہے:

...تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت آپ نہ بدلے۔" (رعد ۱۱)

زندہ قومیں ہر قسم کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہمیشہ تیار رکھتی ہیں اور جو ملت نئے چیلنجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ اپنے آپ کو زندہ و متحرک اور خود دار ملت کہلانے کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اپنے انجام بد کو ضرور پہنچ کر رہتی ہے۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ مسلمانانِ ہند وقت کی اس پکار کو غور سے سنیں اور اس پر کان دھریں۔

ایک یادگار مرکز

شریعت ہاؤس انشاءاللہ جدید ہندوستان کی تاریخ میں ایک یادگار حیثیت کا حامل اور مسلمانان ہند کی نشأۃ ثانیہ اور ان کی تعمیر نو میں ایک سنگ میل قائم کرنے والا ہوگا اور اس مرکز شریعت کی تعمیر و ترقی میں جو اصحاب خیر نمایاں طور پر حصہ لیں گے۔ وہ شریعت ہاؤس کے سرپرست اور فاؤنڈر ممبر کہلائیں گے۔ اور ایسے تمام اصحاب کے اسمائے گرامی شریعت ہاؤس میں بطور یادگار محفوظ رکھے جائیں گے، اور اس مجوزہ شریعت ہاؤس سے جو بھی علمی فائدہ ملت کو پہنچے گا اس کا اجر و ثواب ان مخلص ہستیوں کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔

شریعت ہاؤس کے مقاصد

۱۔ مسلمانان ہند کی نشأۃ ثانیہ کے لئے ایک جامع منصوبہ پیش کرنا۔
۲۔ اسلامی شریعت کی برتری اور معقولیت کا اثبات۔
۳۔ عصر جدید کے مادہ پرستانہ چیلنج کا علمی سطح پر مقابلہ۔
۴۔ جدید سائنٹفک دلائل کی روشنی میں اسلام کی حقانیت ثابت کرنا۔
۵۔ اردو انگریزی اور دیگر زبانوں میں اسلام کے تعارفی لٹریچر کی تیاری۔
۶۔ اسلامی فکر و فلسفہ اور اسلامی قانون کے حقائق غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنا۔
۷۔ ملک کے طول و عرض سے تحقیقی کام کرنے والوں کا انتخاب اور ان کے لئے وظائف کا اجراء

۔۔۔ امت مسلمہ کو درپیش جدید مسائل میں اجتہاد کر کے شرعی حکم معلوم کرنا اور قرآن و حدیث کے منشاء کے مطابق ملت کی رہنمائی کرنا۔

۔۔۔ ملک کے نامور علماء اور اہل رائے پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ کا قیام اور ان کی آراء سے استفادہ۔